۶۰ سال پہلے

رسول مقبولؐ، تالیف: مولانا عتیق احمد صاحب صدیقی، مدیر قاسم العلوم۔ صفحات: ۱۴۰۔ قیمت: ۸/-
ملنے کا پتا: مجلس دار التالیف، دیوبند۔

یہ کتاب بچوں کی تعلیم کے لیے ہے۔ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو اسباق کی صورت میں بیان کیا گیا ہے اور ہر سبق کے آخر میں اس کا خلاصہ دے کر مشقی سوالات لکھے گئے ہیں۔ زبان سہل اور عام فہم ہے مگر کہیں کہیں پایہ ادب سے گری ہوئی ہے، مثلاً متعدد مقامات پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے صیغہ واحد استعمال کیا گیا ہے ("خدیجہ بہت خوش ہوئی"۔ "اس کے دل میں آپ کی قدر و منزلت قائم ہو گئی" وغیرہ) یہ انداز بیان ادب کے خلاف ہے اور خصوصاً بچوں کو تو اس سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

کتاب میں اور بھی چند مقامات پر اصلاح کی ضرورت محسوس ہوئی، مثلاً پہلے ہی سبق میں پیغمبر کی ضرورت جس طریق استدلال سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے، وہ بہت ناقص ہے۔ اس سے ایک بچہ اس غلط فہمی میں پڑ سکتا ہے کہ ہر زمانے میں ایک نبی کا آنا ضروری ہے اور باب نبوت کو ہمیشہ کھلا رہنا چاہیے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے متعلق لکھا ہے کہ وہ طوفان نوح سے ۳۹۱۳ برس بعد اور پیدائش آدم سے ۶۱۵۵ برس بعد ہوئی۔ اول تو اس تفصیل کی ضرورت ہی نہ تھی۔ دوسرے، یہ تقویم سراسر یہودی روایات پر مبنی ہے جس کا کوئی ثبوت نہ اسلامی روایات میں ملتا ہے اور نہ تاریخی شواہد میں۔ ایسی ظنی اور غیر معتبر چیزوں کو نصاب درس میں بیان کرنے سے کیا فائدہ متصور ہے؟ بچے سمجھتے ہیں کہ یہ اسلامی روایات ہیں۔ پھر بڑے ہو کر جب وہ تاریخ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں تو ان کے دلوں میں اسلام کی طرف سے شکوک پیدا ہونے لگتے ہیں۔

سفر شام کے سلسلے میں بحیرا راہب کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ روایت متعدد حیثیات سے ناقابل اعتبار ہے۔ اور دشمنان اسلام نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر نبوت محمدیؐ پر بہت سے شکوک وارد کیے ہیں۔ کیا ضرورت ہے کہ اس قسم کی کمزور روایتیں بچوں کے سامنے بیان کی جائیں اور ان کے اندر دشمنوں کے اعتراضات سے متاثر ہونے کی استعداد پہلے ہی سے پیدا کر دی جائے۔

(ترجمان القرآن: مطبوعات، جلد ۱۰، عدد ۵، جمادی الاول ۱۳۵۶ھ، جولائی ۱۹۳۷ء)